سوال

(229) مردہ جانور کی خرید وفروخت کرنا

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا مردہ جانور کی خرید وفروخت جائز ہے ؟ مردہ جانور کی کھال بیچی جا سکتی ہے کہ نہیں ؟ علمائے دین سے سنا ہے کہ کھال کو رنگ دے کر بیچا جا سکتا ہے ۔ اگر کسی آدمی کے پاس رنگ کرنے کا انتظام نہ ہو تو وہ کسی بیوپاری جس کے پاس رنگنے کا انتظام ہے کو بیچ سکتا ہے یا نہیں ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

مردہ جانور کی خرید وفروخت نا جائز ہے صحیح بخاری میں ایک طویل حدیث کے ضمن میں ہے :

«ان اللہ ورسولہ حرم بیع الخمر والمیتة والخنزیر والاصنام» (صحیح البخاری کتاب البیوع باب المیتة والاصنام (۲۲۳٦) صحیح مسلم کتاب المساقاة باب تحریم بیع الخمر والمیتة والخنزیر والاصنام (4048) (باب بیع المیتة والاصنام)

"بے شک اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے شراب مردار خنزیر اور بتوں کی بیع کو حرام قرار دیا ہے ۔"

اور حافظ ابن حجر رحمة اللہ علیہ فرماتے ہیں :

(ونقل ابن المنذر وغیرہ الاجماع علی تحریم بیع المیتة ویستثنی من ذلک السمک والجراد) (فتح الباری : 4/424)

یعنی "ابن منذر وغیرہ نے مردار کی بیع کی حرمت پر اجماع نقل کیا ہے البتہ اس حکم سے مچھلی اور مکڑی مستثنیٰ ہے ۔" مردہ جانور کا چمڑا اور کھال وغیرہ دباغت کے بعد فروخت کرنی چاہیے دلائل کے اعتبار سے راجح اور محقق مسلک یہی ہے ۔جمہور اہل علم نے اسی کو اختیار کیا ہے اور اگر کسی کے پاس رنگنے کا انتظام نہ ہو تو وہ دوسرے سے عمل دباغت کے بعد فروخت کرے اور مزدوری اس کو ادا کرنی ہوگی ۔

صاحب مراعاة رحمة اللہ علیہ فرماتے ہیں ۔

(واما الدباغ فلا یجوز الا نتفاع کالبیع وغیرہ وہو القول الراجح المعول علیہ ولم یقع فی روایة البخاري والنسائی ذکر الدباغ وہی محمولة علی الروایة المقیدة بالدباغ) (ج 1 ص 320)

ھذا ما عندي واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ ثنائیہ مدنیہ

ج1ص545

محدث فتویٰ